Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۸ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۱ شہادت ۱۳۵۴ ہش ۔ ۱۱ اپریل ۱۹۷۵ء | نمبر ۸۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے التزام سے دعائیں کریں

ربوہ ۱۱ شہادت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے :۔

کل دن بھر بخار رہا۔ زیادہ سے زیادہ ٹمپریچر ۱۰۲ تک گیا

احباب جماعت درد و الحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ شہادت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت سے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا :۔

آج طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے۔ نواب محمد احمد صاحب کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا اور محترم نواب محمد احمد خان صاحب کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور صحت و عافیت کے ساتھ عمرِ دراز عطا فرمائے۔

ربوہ ۱۱ شہادت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی مطلع فرماتی ہیں ۔ مرزا شمیم احمد صاحب ابھی بیمار ہی ہیں ۔ دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔

احبابِ جماعت محترم مرزا شمیم احمد صاحب کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے درد و سوز کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

آئندہ اتوار (۱۳ اپریل) کے روز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقاتیں نہیں ہوں گی احباب یہ امر نوٹ فرمالیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی راہ میں جویاں آخر منزلِ مقصود پر پہنچ جاتا ہے

اللہ تعالیٰ کا فضلِ عمیم انسان کے ذرا سے عمل کو بھی ضائع نہیں کرتا

"یہ مشہور بات ہے کہ دل را بدل رہیست پس اگر خدا تعالیٰ سے عملی طور پر بیزاری ظاہر کرتا ہے تو سمجھ لے کہ خدا تعالیٰ بھی اس سے بیزار ہے۔ اور اگر خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور پانی کی طرح اس کی طرف جھکتا ہے تو سمجھ لے کہ وہ مہربان ہے محبت کرنے والے سے زیادہ اللہ تعالیٰ اس کو محبت کرتا ہے۔ وہ وہ خدا ہے کہ اپنے محبوں پر برکات نازل کرتا ہے اور ان کو محسوس کرا دیتا ہے کہ خدا ان کے ساتھ ہے یہاں تک کہ ان کے کلام میں ان کے لبوں میں برکت رکھ دیتا ہے اور لوگ ان کے کپڑوں اور ان کی ہر بات سے برکت پاتے ہیں ۔۔ جو خدا کے لئے ہوتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔ یہ ممکن ہے کہ زمیندار اپنا کھیت ضائع کرلے۔ نوکر موقوف ہو کر نقصان پہنچا دے۔ امتحان دینے والا کامیاب نہ ہو مگر خدا کی طرف سعی کرنے والا کبھی ناکام نہیں رہتا۔ اس کا سچا وعدہ ہے کہ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ خدا تعالیٰ کی راہوں میں جو جویاں ہوا وہ آخر منزلِ مقصود پر پہنچا۔ دنیوی امتحانوں کے لئے تیاریاں کرنے والے، راتوں کو دن بنا دینے والے طالبعلموں کی محنت اور حالت کو ہم دیکھ کر رحم کھا سکتے ہیں تو کیا اللہ تعالیٰ جس کا رحم اور فضل بے حد اور بے انت ہے، اپنی طرف آنے والے کو ضائع کر دے گا؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں ۔۔۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر سال ہزارہا طالبعلم سالہا سال کی محنتوں اور مشقتوں پر پانی پھرتا ہوا دیکھ کر روتے رہ جاتے ہیں اور خودکشیاں کر لیتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کا فضلِ عمیم ایسا ہے کہ وہ ذرا سے عمل کو بھی ضائع نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد اول صد ۱۴۳، ۱۴۴)

لازمی چندے تو کم از کم معیار ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں وہ بہرحال آپ کو ادا کرنے چاہئیں۔ لازمی چندے مختلف ادوار میں سے گزر کر کم سے کم ایمان کے معیار کو بتاتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۹ فتح ۱۳۵۱ ہش)

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۱ر شہادت ۱۳۵۴ھش

نئی نسلوں کی تربیت کا ایک انمول موقع

خدائی جماعتوں کی ترقی "کزرع" ہوتی ہے یعنی وہ درجہ بدرجہ ترقی کرتی ہیں اور اس طرح ایک منزل کے بعد دوسری منزل طے کرتی چلی جاتی ہیں حتیٰ کہ غلبۂ حق کی آخری منزل پر جا پہنچتی ہیں۔ جوں جوں وقت گزر رہا ہوتا ہے اور ایک منزل کے بعد دوسری منزل وہ طے کر رہی ہوتی ہیں ان کی ذمہ داریوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہوتا ہے اس لئے کہ ہر نئی منزل نئی ذمہ داریاں اپنے ساتھ لاتی ہے اور اس سے اگلی منزل تک پہنچنا ان نئی ذمہ داریوں کی کماحقہٗ ادائیگی پر موقوف ہوتا ہے۔ خدائی جماعتیں ان نئی ذمہ داریوں کو خوش آمدید کہتی اور انہیں کماحقہٗ ادا کرتی چلی جاتی ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ان کا ہر قدم ترقی کی طرف اُٹھتا ہے اور انہیں غلبۂ حق کی آخری منزل سے قریب سے قریب تر کر رہا ہوتا ہے۔ نئی اور ہر آن بڑھنے والی ذمہ داریوں کی ادائیگی موقوف ہوتی ہے نئی نسلوں کی کماحقہٗ تربیت پر اسلئے خدائی جماعتیں نئی نسلوں کی خاطر خواہ تربیت سے کبھی اور کسی حال میں بھی غافل نہیں ہوتیں۔ وہ پوری مستعدی کے ساتھ تربیت کا فریضہ ادا کرتی چلی جاتی ہیں۔ اسی میں ان کی کامیابی کا راز مضمر ہوتا ہے۔

جماعت احمدیہ بحمد اللہ تعالیٰ ایک خدائی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے ایک عظیم الشان مامور کے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے قائم فرمایا ہے۔ یہ جماعت غلبۂ اسلام کی جدوجہد میں جو گزشتہ ۸۶ سال سے نہایت کامیابی کے ساتھ جاری ہے اب ایک نئے اور نہایت ہی اہم موڑ پر پہنچ رہی ہے اور وہ نیا اور نہایت اہم اور انقلاب آفریں موڑ یہ ہے کہ بنیادی تیاری کی پہلی صدی اپنے اختتام کو پہنچ رہی ہے اور چودہ سال بعد دوسری صدی جو غلبۂ اسلام کی صدی ہے شروع ہونے والی ہے۔ اُس نئی صدی میں اسلام کو عظیم الشان فتوحات ملنی مقدر ہیں لیکن عظیم الشان فتوحات عظیم تر ذمہ داریوں کی ادائیگی کے بعد ہی ملتی ہیں۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو موجودہ نوجوان نسل اور اسی طرح وہ نسل جو چودہ سال بعد جوانی میں قدم رکھنے والی ہے ان کے کندھوں پر عظیم ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں اسلئے ان دو نئی نسلوں کی دینی تربیت کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔

یہ ذمہ داری بنیادی طور پر اور فی الاصل والدین پر عائد ہوتی ہے۔ ان کا فرض ہے کہ وہ جہاں خود ان کی تربیت کا فریضہ ادا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں وہاں جماعتی نظام کے تحت تربیت کے جو خصوصی مواقع اور سہولتیں مہیا کی جائیں وہ اس امر کی پوری کوشش کریں کہ ان کی اولادیں ان مواقع اور سہولتوں سے پورا پورا فائدہ اُٹھا کر اپنے آپ کو نئی اور عظیم تر ذمہ داریاں ادا کرنے کے قابل بناتی چلی جائیں۔ ایسے ہی مواقع میں سے ایک موقع خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس بھی ہے جو ۱۸ر ماہ شہادت ۱۳۵۴ھش مطابق ۱۸ر اپریل ۱۹۷۵ء سے مرکز سلسلہ میں شروع ہو رہی ہے اور ۲ر ہجرت (مئی) تک جاری رہے گی۔

موجودہ حالات کے پیش نظر جبکہ ہم غلبۂ اسلام کی صدی کا شایان شان استقبال کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہیں اور عنقریب عائد ہونے والی نئی ذمہ داریوں کی کماحقہٗ ادائیگی کے لئے اپنے آپ کو اور اپنی نئی نسلوں کو تیار کرنے میں کوشاں ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم نوجوانوں کی تربیت کے اس انمول موقع کی بے انداز اہمیت کو پہچانیں اور اسے کسی غفلت کی وجہ سے ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ یہ زمانہ غفلت کا نہیں بلکہ پہلے سے کہیں بڑھ کر چوکس اور بیدار رہ کر پوری مستعدی کے ساتھ دینی اور جماعتی فرائض ادا کرنے کا زمانہ ہے۔ اس لئے جملہ والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنے نوجوان بچوں کو اور جملہ امرائے کرام اور صدر صاحبان اپنی اپنی جماعت کے نوجوانوں کو تحریک کر کے انہیں اس تربیتی کلاس میں شمولیت کیلئے بھجوائیں۔ خدام الاحمدیہ کی کوئی مجلس بھی ایسی نہیں ہونی چاہیئے جس کی اس میں نمائندگی نہ ہو۔

بلکہ اگر دیکھا جائے تو مجالس خدام الاحمدیہ کے عہدیداروں اور خود ان کے جملہ اراکین یعنی نوجوان خدام کا یہ فرض ہے کہ وہ موجودہ حالات میں جبکہ ان کے کندھوں پر نئی اور عظیم تر ذمہ داریوں کا بوجھ پڑنے والا ہے اور نئی اور عظیم الشان کامیابیاں ان کے انتظار میں ہیں وہ تربیت کے اُس انمول موقع سے فائدہ اُٹھانے کے لئے جو پندرہ روزہ تربیتی کلاس کی شکل میں ان کے لئے عنقریب پیدا ہو رہا ہے دیوانہ وار مرکز سلسلہ میں کھنچے چلے آئیں اور اس طرح آشکار کر دکھائیں کہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کر دکھانے کی عظیم ذمہ داری ادا کرنے میں ان کا ذوق و شوق اور ولولۂ عشق بحمد اللہ تعالیٰ فزوں سے فزوں تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ زمانہ کی کوئی تلخی و ترشی، کوئی ابتلاء اور امتحان و آزمائش اس ذوق و شوق اور ولولہ کو گھٹا نہیں سکتی کیونکہ اس عالمِ کیف و مستی کی شان ہی اور ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ ع

یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اُتار دے

یہ تو قوتِ نمو سے بھرپور و معمور وہ سرسبز و شاداب کھیتی ہے کہ اس میں جتنی زیادہ کھاد ڈالی جاتی ہے یہ اتنا ہی زیادہ لہلہاتی اور اقوامِ عالم کا دل لبھاتی ہے۔

الغرض یہ نونہالان جماعت کے امتحان کا وقت ہے۔ ان کا فرض ہے کہ وہ موجودہ حالات کے پیش نظر اپنی سالانہ تربیتی کلاس میں شرکت کی غرض سے دیوانہ وار مرکز سلسلہ میں کھنچے چلے آئیں۔ اور دنیا کیا کہتی ہے اور کیا نہیں کہتی اس سے بے نیاز ہو کر تربیت کے اس انمول موقع سے فائدہ اُٹھانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں تا وہ غلبۂ اسلام کے ضمن میں اپنی نئی ذمہ داریاں کماحقہٗ ادا کرنے کی اہلیت سے بہرہ ور ہو کر غلبۂ اسلام کی صدی کا شایانِ شان استقبال کرنے کے قابل بن سکیں۔ وہ یہ امر کبھی فراموش نہ کریں کہ وہ دینی تربیت کے ایک نئے دَور میں داخل ہو چکے ہیں ان کا ترقی پذیر معیار کے مطابق مسلسل چودہ سال تک دینی اور رُوحانی تربیت حاصل کرنا اور کرتے چلے جانا ضروری ہے جبھی وہ اگلی صدی کے شروع ہونے پر غلبۂ اسلام کے ضمن میں پہلے انقلاب انگیز کامیابیوں سے ہمکنار ہونگے اور يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ (الفجر آیات ۲۸ تا ۳۱) کی بشارت سے شادکام کئے جائیں گے۔

نونہالانِ جماعت سے خطاب

(منظوم کلام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو

چاہتا ہوں کہ کروں چند نصائح تم کو
تاکہ پھر بعد میں مجھ پر کوئی الزام نہ ہو

جب گزر جائیں گے ہم تم پہ پڑیگا سب بار
سستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو

خدمتِ دین کو اِک فضلِ الٰہی جانو
اسکے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

رغبتِ دل سے ہو پابندِ نماز و روزہ
نظر انداز کوئی حصۂ احکام نہ ہو

اپنی اس عمر کو اِک نعمتِ عظمیٰ سمجھو
بعد میں تاکہ تمہیں شکوۂ ایّام نہ ہو

عُسر ہو یُسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو

بصّے گیمبیا میں دو۲ مبارک تقاریب کا انعقاد

مکرم ملک محمد اکرم صاحب مبلغ مقیم بصّے ۔ گیمبیا

ملک گیمبیا کے ایک معروف شہر اور یو۔آر (UPPER RIVER) ڈویژن کے ہیڈ کوارٹر بصّے میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے احمدیہ دار التبلیغ کی تعمیر پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی۔ اور اس کا افتتاح محترم کمشنر صاحب ڈویژن ہذا نے فرمایا

بصّے کی اہمیت

بصّے شہر ڈویژن ہیڈ کوارٹر ہے شارع اعظم پر واقع ہونے کی وجہ سے بہت بڑی تجارتی منڈی بھی ہے۔ گورنمنٹ ہسپتال زراعت کے دفاتر۔ ورلڈ بینک اور ڈویژن کی پولیس کا ہیڈ کوارٹر۔ پی ڈبلیو۔ ڈی کے دفاتر۔ تین پرائمری اور ایک جونیئر سیکنڈری سکول موجود ہیں۔ نائب صدر ملک اور وزیر تعلیم بھی بصّے کے شہری ہیں۔

نورِ احمدیت بصّے میں

۱۹۶۲ء میں سب سے پہلے MR. MUHAMMADU TRAOALLY نے احمدیت قبول کی انہوں نے کچھ عرصہ قبل ہمارے نائیجیریا کے مشن سے خط وکتابت شروع کی پھر ہمارا مشن جب گیمبیا میں قائم ہوا تو محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب سابق امیر گیمبیا نے بعض چیدہ چیدہ شخصیات کو بذریعہ ڈاک لٹریچر بھجوانا شروع کیا اور ایک مرتبہ خود بھی تشریف لائے الحمدللہ کہ آج یہاں ایک مخلص جماعت قائم ہے MR. ABDULLAH TOURAY نے اپنے والد مرحوم سے سنی ہوئی خواب کی بناء پر احمدیت قبول کی۔ کہ جب امام مہدی آئے گا تو اس کا نمائندہ بصّے میں بھی آئے گا۔ اس نمائندہ کا جو حلیہ اس خواب میں بیان ہوا تھا جب محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب بصّے تشریف لائے تو صاحب موصوف نے آپ کا چہرہ بعینہٖ والد محترم کے بیان کے مطابق پاکر احمدیت کو قبول کر لیا۔

واپس جاکر محترم امیر صاحب نے عبدالقادر ابراہیم جکنی صاحب (لوکل مبلغ) کو یہاں بھجوا دیا اور غالباً ۱۹۶۷ء میں محترم چوہدری اقبال احمد صاحب غضنفر نے اس مشن کا چارج سنبھالا۔ بعدہ مرزا احمد اقبال صاحب نے یہاں خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔ ان ہر سہ دوستوں کی کوششوں کے نتیجہ خداوند کریم نے ایک مخلص جماعت پیدا فرما دی۔

یہ عاجز بصّے میں دسمبر ۱۹۷۳ء کو پہنچا۔ قبل ازیں گیمبیا کے موجودہ امیر محترم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب یہاں دو مرتبہ دورہ پر تشریف لا چکے تھے اور یہاں پبلک جلسے بھی کر چکے تھے۔ اس شہر کی اہمیت کے مدنظر آپ نے اس امر کا مصمم ارادہ فرمایا کہ یہاں جماعت کا رہائشی مشن ہاؤس اور مسجد ہونی چاہیے۔ اسی طرح میڈیکل سنٹر اور ہائی سکول کے قیام کی بھی کوشش کرنی چاہیے۔ چنانچہ سب سے پہلی تاکید آپ نے جو جماعت کو اور خاکسار کو فرمائی وہ یہاں قطعۂ ارض کا حصول تھا۔ جس کے متعلق آپ نے متعدد مرتبہ جماعت کو لکھا اور زبانی بھی یاددہانی فرماتے رہے۔

میڈیکل سنٹر

ادھر آپ نے حکومت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اجازت حاصل کرکے مارچ ۱۹۷۴ء میں یہاں میڈیکل سنٹر کھلوا دیا۔ جس کے انچارج محترم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب ایم۔بی۔بی ایس ہیں اور اللہ تعالیٰ کے کرم کی بدولت یہ سنٹر بہت ہی کامیابی سے چل رہا ہے۔ اور محترم ڈاکٹر صاحب موصوف اس محنت اخلاص اور دلجمعی سے شام چھ بجے تک متواتر بغیر کسی وقفہ کے کام کرتے جاتے ہیں اور بسا اوقات مریضوں کو سنٹر میں انتظار کے لئے بٹھا کر کھانے کے لئے گھر جانا بھی ان کو پسند نہیں۔ آج کل اوسطاً چھ سے ساڑھے سات صد تک مریض اس سنٹر سے ماہوار فیض پا رہے ہیں۔

دار التبلیغ کی تعمیر

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے جماعت احمدیہ بصّے ایک وسیع قطعہ ارض حاصل کرنے میں جون ۱۹۷۶ء میں کامیاب ہو گئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک اس زمین کا حصول بھی معجزانہ ہوا۔ یہاں پر کمشنر صاحب عیسائی تھے۔ جب خاکسار پہلی مرتبہ ان کی خدمت میں درخواست لے کر حاضر ہوا تو انہوں نے یہ کہکر درخواست واپس کر دی کہ میں تو رخصت پر جا رہا ہوں جو دوسرے کمشنر صاحب تشریف لائے وہ کافی مخالف تھے۔ پھر ماہ دو ماہ کے بعد وہ بھی تبدیل ہو گئے اور اسی عرصہ میں عاجز نے سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ کی خدمت عالیہ میں دعا کے لئے عریضہ لکھا۔ میرے حساب کے مطابق جس روز اس خط کو پیارے آقا کے ہاتھ میں پہنچنا تھا۔ اسی روز یہاں ایک نئے کمشنر صاحب نے چارج سنبھالا۔ خاکسار ان سے ملنے گیا۔ دوران گفتگو انہوں نے فرمایا کہ کوئی ضرورت ہو تو براہ راست مجھ سے بیان کی جائے۔ میں کچھ ایام کے بعد صدر جماعت بصّے کے ہمراہ قطعۂ زمین کے حصول کی درخواست لے کر گیا۔ انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ دوسرے روز خود وہ درخواست لے کر چیف کو کھتول میں ملے اور تاکید کی کہ یہ کام دو دن میں مکمل کر کے اطلاع کرو۔ دراصل یہ کافی لمبی کارروائی ہوتی ہے۔ تاہم یہ کام صرف چند ایام میں مکمل کروا کے دارالحکومت منظوری کے لئے بھجوا دیا۔

یہ قطعہ زمین جس کا طول ۲۰۸ فٹ اور عرض ۱۰۸ فٹ ہے ٹاؤن کے وسط میں شارع اعظم سے صرف چند گز کے فاصلہ پر دو سڑکوں کے درمیان واقع ہے اس قطعہ میں تعمیر کے لحاظ سے دار التبلیغ کو اولیت نصیب ہوئی۔ ۲۴ نومبر ۱۹۷۶ء کو محترم امیر صاحب نے اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس تقریب میں حاضرین سے جو خطاب محترم کمشنر صاحب نے فرمایا وہ ۱۳ دسمبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ یہ مشن ہاؤس دو بیڈ روم۔ ایک دفتر۔ ایک لائبریری۔ ایک بیٹھک۔ برآمدہ کچن اور باتھ روم وغیرہ پر مشتمل ہے۔ اس کی تعمیر کے سلسلہ میں مقامی احباب نے قابل رشک حد تک تعاون کیا۔ مکرم احمد اللہ جسو صاحب نے پلاٹ میں پائپ واٹر دینے کا پانی کا اسٹیمیٹ ۲۲۹۵٫۰۰ (۱۵ پاکستانی چودہ سو روپے) تھا۔ خاکسار ایریا کونسل کے چیئرمین MR. Kaba Jeng کے پاس گیا جنہوں نے اس رقم کا چیک ادارہ متعلقہ کے نام عاجز کو عطا فرمایا۔ جزاہ اللہ خیراً۔

اسی طرح چھت کی لکڑی ایک صاحب نے مہیا فرمائی جس کی قیمت ایک ہزار روپیہ سے زائد ہے سیمنٹ کی قیمت ۲۵ ڈلاسی فی بوری ہے مگر ایک صاحب نے [illegible] کے حساب سے دیا۔ اسی طرح P.W.D. کے انچارج MR. A.M. KAMARA نے ٹرانسپورٹ برائے بجری ریت مہیا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

زیر تعمیر مشن ہاؤس احباب کی نظرگاہ

جونہی ریڈیو سے دار التبلیغ کے سنگ بنیاد کی خبر نشر ہوئی یہ زیر تعمیر مکان خاص و عام کی نظرگاہ بن گیا۔ محترم کمشنر صاحب ڈویژن ہذا حسب وعدہ کہ میرا دیا ہوا گھر ہے اور میں اس کی تعمیر کی نگرانی کے لئے آؤں گا متعدد بار تشریف لائے۔ اس عرصہ میں ان کی رخصت کے دوران ایک عیسائی کمشنر صاحب ایک ماہ کے لئے بصّے آئے تو وہ یہاں دو مرتبہ تشریف لائے۔ ان کے علاوہ آفیسر کمانڈنگ مسٹر مارٹن جبر ایریا کونسل و P.W.D. کے انچارج انفارمیشن آفیسر اور بعض دیگر احباب گاہے گاہے تشریف لاتے رہے۔

ایک اور خاص قابل ذکر دوست ملک کے نائب صدر اور وزیر داخلہ جن کا اسم گرامی رحسن موسیٰ کمارا HON. H.M. CAMARA ہے تشریف لائے آپ ۲۰ دسمبر ۱۹۷۶ء کو بصّے دورہ پر تشریف لائے۔ یہاں پہنچنے کے معاً بعد عوام سے خطاب فرمایا۔ اس کے فوراً بعد سرکاری کاروں کے قافلہ میں زیر تعمیر مشن ہاؤس تشریف لائے تمام کمروں کو دیکھا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ ضرور آپ کی مدد کرے گا۔ کیونکہ آپ کی جماعت میڈیکل اور تعلیم کے میدان میں ہماری بہت مدد کر رہی ہے۔

افتتاح احمدیہ دار التبلیغ

اس گھر کے افتتاح کے لئے ۸ فروری کا دن مقرر ہوا۔ محترم کمشنر صاحب نے بہت خوشی کے ساتھ اس کا افتتاح کرنا قبول کیا۔ محترم امیر صاحب اس مقصد کے لئے بانجل سے تشریف لائے۔ محترم داؤد احمد صاحب حنیف مبلغ انچارج جارج ٹاؤن بھی تشریف لائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض اور مقامات سے بھی احمدی دوست تشریف لائے ہوئے تھے۔

حسب پروگرام ٹھیک چھ بجے اس کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو عزیز اظہر جاوید احمد ابن محترم ڈاکٹر ملک حمید احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں خاکسار نے محترم کمشنر صاحب کو چابی پیش کرتے ہوئے دارالتبلیغ کے دروازہ کو کھولنے کی درخواست کی۔

دروازہ کھلنے پر احباب کمروں میں تشریف لائے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ اسلامی لٹریچر جو لائبریری میں قرینہ سے رکھا تھا۔ احباب نے بہت شوق سے ملاحظہ کیا

احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد

مشن ہاؤس کے افتتاح کے بعد محترم امیر صاحب نے احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ دوسری اینٹ محترم کمشنر صاحب نے رکھی۔ پھر اسکالو۔ صدر جماعت احمدیہ محترم چوہدری داؤد احمد صاحب حنیف خاکسار اور بعض دیگر احباب نے بھی بنیادی اینٹیں رکھیں۔ اس سارے عرصہ میں محترم امیر صاحب ابراہیمی ادعیہ جو بیت اللہ کی تعمیر کے موقع پر کہی گئی تھیں۔ بلند آواز سے پڑھتے رہے اور احباب آپ کی اقتداء میں ان دعاؤں کو دوہراتے گئے۔

اس کے بعد مشن ہاؤس کے صحن میں پروگرام کی بقیہ کارروائی شروع ہوئی سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے قصیدہ یا عین فیض اللہ والعرفان کے چند اشعار محترم ابراہیم عبدالقادر الجکنی نے بڑی خوش الحانی سے پڑھے بعد کو محترم امیر صاحب نے مختصر خطاب فرمایا۔ ان احباب کا شکریہ ادا فرمایا جنہوں نے اس مشن کی تعمیر میں کسی بھی رنگ میں تعاون کیا اور اعلان کیا کہ اس گھر کے دروازے ہر اس شخص کے لئے جو قرآن اور دیگر علوم اسلامی سیکھنا چاہے کھلے ہیں۔ پھر آپ نے مسجد کے چندہ کے لئے بھی احباب سے اپیل کی۔

آخر میں احباب کو آپ نے خوشخبری سنائی کہ محترم کمشنر صاحب کی سفارش کو ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قبول فرما کر یہاں سیکنڈری سکول کھولنے کی اجازت مرحمت فرمادی ہے حاضرین کی تالیوں کی گونج نے اس خوشخبری کا استقبال کیا۔

آپ کی تقریر کے بعد محترم کمشنر صاحب MR. LAMIN. B. W JAWARA نے پبلک سے خطاب فرمایا۔ آپ نے کہا کہ آج ہم بہت خوش ہیں اور میری مسرت کی تو کوئی انتہا ہی نہیں کیونکہ جس گھر کو ہم نے چند ماہ قبل شروع کیا تھا وہ آج تکمیل کو پہنچا۔ پھر دوسری خوشی یہ ہے کہ آج ہی ایک دوسرے گھر کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے۔ جو خالصۃً للہ ہے یعنی مسجد۔

اس کے بعد آپ نے سیدنا و امامنا حضرت اقدس ایدہ اللہ کا شکریہ ادا فرمایا جنہوں نے از راہ کرم یہاں سکول کھولنے کی منظوری عطا فرمائی۔ محترم کمشنر صاحب نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ جب کچھ عرصہ بعد ہم اس مسجد کا افتتاح کریں گے تو اسی روز سکول کا سنگ بنیاد بھی رکھیں گے اور مجھے یقین ہے کہ گورنمنٹ سے ہم بہت جلد منظوری حاصل کر لیں گے کیونکہ اس سکول کا وجود ہمارے لئے بہت ہی مفید ہے

آپ نے کہا کہ میں جماعت احمدیہ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپ کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں گے۔ جہاں تک زمین کا سوال ہے وہ کوئی مسئلہ نہیں جس جگہ اور جتنی جگہ آپ کو ضرورت ہوگی ہم مہیا کریں گے۔

آپ کی تقریر کے بعد اسکالو (نمبردار) جو وزیر تعلیم کے والد گرامی ہیں۔ نے عوام سے مختصر خطاب کیا سب سے پہلے آپ نے ہمارے میڈیکل سنٹر کو خراج تحسین پیش کیا اور پھر سکول کھولنے کے ارادہ کو بہت سراہا اور تعاون کا یقین دلایا۔

بعدہٗ متعدد احباب نے سٹیج کے قریب آکر اس سلسلہ میں خوشی اور تعاون کے کلمات کہے اور جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

بالآخر ساڑھے سات بجے دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ حاضرین کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔ یہ تفصیل خبر ریڈیو گیمبیا سے نشر ہوئی اور اخبار میں بھی شائع ہوئی۔ الحمد للہ

احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمادیں کہ مولیٰ کریم اس دارالتبلیغ کو لوگوں کی رہنمائی کا موجب بنائے اور مسجد کی تعمیر کی جلد توفیق عطا فرمائے آمین

ہماری بھاوجہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ

(مکرم عزیز احمد صاحب اوٹاوہ، کینیڈا)

میرے بھانجے عزیزم منظور احمد کا کراچی سے تحریر کردہ خط مورخہ یکم فروری ۱۹۷۵ء ایک نہایت ہی افسوسناک خبر کا حامل تھا کہ ہماری بھابی جان محترمہ ناصرہ داغ مفارقت دے گئی ہیں۔ ۲۹؍ جنوری ۱۹۷۵ء بروز بدھ دو دن گلے میں درد کی وجہ سے ہسپتال میں ان کا انتقال ہوا۔ اگلے دن جمعرات کو اُن کو ربوہ میں دفنا دیا گیا۔

ہماری بھابی صاحبہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیرینہ خادم۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ و حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے مشیر خاص۔ عالم باعمل۔ نہایت ہی دعاگو بزرگ۔ فارسی میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں یکتا عالم۔ نہایت ہی مہربان و شفیق بزرگ۔ محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی اکلوتی صاحبزادی تھیں۔ حضرت مسیح پاک مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریبی صحابی منشی ظفر احمد کپور تھلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھیں اس لئے اُن میں اپنے بزرگان کی نیکی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ نہایت رحم دل۔ سلسلہ کے لئے درد رکھنے والی۔ انسانیت کی ہمدرد خاتون تھی۔ عاجز گو رشتہ میں اُن سے چھوٹا تھا لیکن وہ مجھے ہمیشہ بھائی کہہ کر پکارتی تھیں عاجز کی رفیقہ حیات سے گو رشتہ دوسرا تھا۔ مگر بہنوں والا سلوک رہا اور کبھی بھی دونوں میں کسی امر پر ذرا سی ناراضگی بھی پیدا نہ ہوئی گو ہم ان سے دور تھے۔ لیکن خط و کتابت کے ذریعہ ہم بہت نزدیک تھے ہر بات کھلے طور پر تحریر کرتے مشورہ دیتیں اور لیتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے امتحان پاس کئے ہوئے تھے اسلئے تحریر نہایت عمدہ اور شستہ تھی۔ مذہب کے متعلق ان کے اخلاص کا پتہ ان کے خط کے مندرجہ ذیل اقتباس سے چلتا ہے جو انہوں نے ہمیں جرمنی "حج" پر جانے سے قبل تحریر کیا تھا۔ "حج کے دوران میں ہم سب کے لئے دعا فرماتے رہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اور ہمارے بچوں کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور ہمیں بھی توفیق دے کہ اس بابرکت گھر کی زیارت کر سکیں مزار مقدس پر حاضر ہوں تو اس گنہگار عاجزہ کا سلام حضور اقدس کی خدمت میں پیش کریں کہ یہ عاجزہ دل میں جو تڑپ دیار میں حاضری کی رکھتی ہے اس کا اظہار بہت ہی مشکل ہے ہر موقع اور ہر جگہ ہم سب کے لئے دعا کرتے چلے جائیں اپنے بھائی جان کے لئے محترمہ اماں جی کے لئے۔ عزیزم نبیل ناصر دونوں بہنوں۔ بہر دو والدین اور بھائیوں کے لئے میرے سب بچوں کے لئے"

پھر ہم ۱۹۷۴ء میں عمرہ کے لئے جانے لگے تو اسی دعا کی پھر تاکید کی کہ خدا تعالیٰ انہیں بھی اس بابرکت جگہ کی زیارت نصیب کرے

مرحومہ نے اپنے پیچھے کتنے ہی معصوم دل چھوڑے ہیں جو رنج و ملال سے پُر ہوں گے۔ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر بوڑھے اور اکثر بیمار رہتے ہیں۔ ہماری بھابی صاحبہ کی والدہ صاحبہ محترمہ جو "باجی" کے لقب سے تمام رشتہ داروں میں پکاری جاتی ہیں۔ عاجزہ سے خاص محبت کرتی ہیں کیونکہ انہوں نے گودی کھلایا ہوا ہے۔ بزرگ خدمت گذار اور کسی کو دکھ نہ دینے والی ہستی ہیں۔ نرم طبیعت کی مالک اور درحقیقت میں ہر ایک سے بڑی باجی کا سلوک کرتی ہیں۔ ان کی عمر بھی کافی ہے اکثر بیمار رہتی ہیں۔ اپنی بیٹی کا یہ صدمہ ان کے لئے ناقابل برداشت ہوگا۔ ان کے خاوند عاجز کے بڑے بھائی جان برادرم شریف احمد صاحب اے۔ سی۔ ایم۔ اے [illegible] اپنی رفیقہ حیات کی وفات کے بعد دل کے دورے پڑ رہے ہیں ان کے پانچ لڑکے (جن میں سے ایک اس وقت جرمنی میں اسکالرشپ پر گیا ہوا ہے) ایک جوان بیٹی۔ نہ جانے ساری عمر یہ صدمہ کس طرح برداشت کرتے رہیں گے۔

ہماری بھابی صاحبہ کے چھ بھائی اپنی بہن کی نہایت قدر کرتے تھے وہ بھی اپنے بھائیوں اور ان کے بیوی بچوں پر جاں نثار کرنے کو تیار رہتی تھیں اُن کے برادران کو بھی اللہ تعالیٰ ہی صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ ہماری مکرمہ والدہ صاحبہ بھی عمر رسیدہ ہیں۔ کمزور و بیمار رہتی ہیں فی الحال اُن پر ہمارے بھائی جان کے خاندان کا بوجھ اس وقت آن پڑا ہے۔ اسلئے احباب جماعت سے مندرجہ بالا تمام افراد کیلئے دعائے خاص کی التجا کرتا ہے کہ حضرت اور صرف باری تعالیٰ ہی اُن کا حافظ و ناصر ہو سکتا ہے وہی ان کو محض اپنی جناب سے صبر جمیل عطا فرمائے

خصوصاً شیخ محمد احمد محترم کے لئے دعائے خاص کی التجا ہے کہ عاجز کو ان سے خاص عقیدت و محبت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کے بچوں کا خود حامی و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۱۹۵۳

میں اقبال بیگم بنت مستری بشیر احمد صاحب قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

نقد -/۷۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - اقبال بیگم بنت مستری بشیر احمد صاحب مرحوم۔

گواہ شد۔ ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد ولد کرم الدین صاحب چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد۔ حکیم عبدالعزیز ولد محمد اسمٰعیل صاحب صدر جماعت احمدیہ چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔

مسل ۲۱۹۵۴

میں چوہدری محمد نواز ولد چوہدری محمد بشیر صاحب قوم جٹ پیشہ میڈیکل پریکٹس۔ عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۶۷ء ساکن حویلی وساویوالا ضلع ساہیوال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) ایک عدد پختہ مکان -/۲۰۰۰ روپے
(۲) ایک پلاٹ اراضی رقبہ ایک کنال -/۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت میڈیکل پریکٹس ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد - چوہدری محمد نواز طاہر میڈیکل ہال حویلی وساویوالا تحصیل دیپالپور ضلع ساہیوال۔

گواہ شد۔ غلام قادر صاحب موصی ۱۹۷۷۷۔

گواہ شد۔ محمد عاصم حلیم صاحب۔ موصی ۲۰۸۶۳۔

مسل ۲۱۹۵۵

میں ثریا بیگم زوجہ چوہدری محمد نواز صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۶۸ء ساکن حویلی وساویوالا۔ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر وصول شدہ -/۳۲ روپے
(۲) زیور طلائی ۲ ۱/۲ تولے مالیتی -/۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - ثریا بیگم زوجہ چوہدری محمد نواز صاحب طاہر میڈیکل ہال حویلی وساویوالا ضلع ساہیوال۔

گواہ شد۔ غلام قادر صاحب وصیت ۱۹۷۷۷

گواہ شد۔ محمد عاصم حلیم صاحب وصیت ۲۰۸۶۳

مسل ۲۱۹۵۶

میں نعیم احمد ناصر ولد ناصر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ماہوار آمد بصورت جیب خرچ اس وقت -/۱۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد - نعیم احمد ناصر ولد مستری ناصر احمد صاحب دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ ناصر احمد خان عارف سیکرٹری تحریک جدید دارالیمن شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ لطیف احمد ولد طفیل محمد صاحب ۴۰/۱ دارالیمن شرقی ربوہ۔

مسل ۲۱۶۵۷

میں لطیف احمد ولد نور احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ماہوار آمد بصورت جیب خرچ اس وقت -/۱۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد لطیف احمد ولد نور احمد صاحب کوارٹر نمبر ۲۰ صدر انجمن احمدیہ دارالصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ لطیف احمد ولد طفیل محمد صاحب ۴۰/۱ دارالیمن شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ ناصر احمد ولد میاں ناظر دین صاحب دارالیمن ربوہ۔

مسل ۲۱۶۵۸

میں صفیہ خانم زوجہ چوہدری عبدالرشید اختر صاحب قوم جٹ مستند ہومیو پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ شوہر -/۵۰۰ روپے
۲- زیور طلائی ایک تولہ ۴ ماشہ -/۹۲۸ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - صفیہ خانم مکان صالحہ منزل ۹/۴ دارالرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ شیخ عبدالرحمٰن کپورتھلوی وصیت ۱۴۳۳۸۔

گواہ شد۔ عبدالرشید اختر چوہدری خاوند موصیہ۔

ماہ مارچ کی رپورٹ کارگزاری جلد بھجوادیں

ایسے قائدین مجالس جنہوں نے اپنی مجلس کی مارچ کی رپورٹ کارگزاری مرکز کو نہیں بھجوائی جلد از جلد ارسال فرمائیں۔

معتمد
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کے بطلِ جلیل اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق تھے

آپ نے ناقابلِ تردید دلائل اور زندہ نشانات کے ذریعے اسلام کی فضیلت کا اظہار کیا اور غلبۂ اسلام کی بشارت دی

یومِ مسیح موعودؑ کے سلسلہ میں منعقدہ جلسہ میں علمائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۷ شہادت ۱۳۵۴ ہش (۷ اپریل ۱۹۷۵ء) بروز دوشنبہ آج صبح یہاں پر منعقدہ ایک جلسۂ عام میں تقاریر کرتے ہوئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علمائے کرام نے اسلام کے بطلِ جلیل اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان عدیم النظیر اسلامی خدمات کا تذکرہ کیا جو حضور نے اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے ساتھ سرانجام دیں اور جن کے نتیجہ میں آج دنیا میں ہر جگہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے آثار روشن سے روشن تر ہوتے جا رہے ہیں۔ فاضل مقررین نے جماعتِ احمدیہ کی تاسیس کے پس منظر پر روشنی ڈالنے کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والہانہ عشقِ قرآن اور عشقِ رسولؐ کا حسین و جمیل تذکرہ نہایت جامع اور موثر رنگ میں کیا اور بتایا کہ حضور علیہ السلام نے اسلام کے صحیح تصور سے دنیا کو روشناس کرایا۔ زندہ خدا، زندہ رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) اور زندہ کتاب (قرآنِ پاک) کے کمالات سے دنیا کو متعارف کیا اسلام کے خلاف تمام جارحانہ حملوں کا نہایت کامیابی کے ساتھ دفاع کیا اور صداقتِ اسلام کے اظہار کے لئے دیگر ناقابلِ تردید دلائل کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانات بھی آپ کے ذریعہ ظاہر ہوئے۔ خلافت کا نظام از سرِ نو قائم ہوا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اسلام کی کامیابی اور غلبہ کے لئے ایک نئی معرفت اور زندہ یقین پیدا کرنے کے سامان مہیا کئے۔

یہ تقاریر اس جلسۂ عام میں ہوئیں جو آج صبح سوا نو بجے مسجد مبارک ربوہ میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام یومِ مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلے میں منعقد ہوا (واضح رہے کہ یومِ مسیح موعودؑ کی تقریب کے لئے حسبِ سابق امسال بھی ۲۳ مارچ کا دن مقرر تھا لیکن اس دن موسم کی خرابی کی وجہ سے جلسہ منعقد نہ ہو سکا تھا) اس جلسہ میں جملہ احباب ربوہ بڑی کثرت کے ساتھ شامل ہوئے۔ خواتین کے لئے پردہ کا انتظام تھا اس لئے وہ بھی کثرت کے ساتھ شریک ہو کر تقاریر سے مستفید ہوئیں۔ صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے سرانجام دئے۔

جلسے کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا جو کہ مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم شیخ رفیق الدین صاحب (ابن مکرم کیپٹن شیخ نواب دین صاحب) نے نظم پڑھی۔ کارروائی کے دوران مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب، مکرم چوہدری عبد السلام صاحب اختر اور مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے بھی اپنی نظمیں سنائیں۔

پہلی تقریر ذکرِ حبیب کے موضوع پر مکرم مولوی نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نے فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت و کردار کی خصوصیات وہی تھیں جو تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کا منشاء ہے اور جو آپ کے آقا اور محبوب سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مطہرہ میں ہمیں بدرجہ اتم نظر آتی ہیں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو فنافی الرسول کا جو مقام حاصل فی الحقیقت اس کا تقاضا بھی یہی تھا۔ اس کے بعد فاضل مقرر نے خدا اور اس کی مخلوق سے محبت، توکل علی اللہ، علوِ ہمت، مہمان نوازی عفو و درگذر، دشمن سے نیک سلوک اور دیگر متعدد صفات کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ کیا۔

دوسری تقریر محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق مبلغ بلادِ عربیہ کی تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں جماعتِ احمدیہ کی تاسیس کے پس منظر پر روشنی ڈالی اور ان نازک حالات کا تذکرہ کیا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت اسلام کو درپیش تھے۔ ہر طرف کفر چھایا ہوا تھا۔ اسلام پر حملے ہو رہے تھے اور مسلمان مایوسی کا شکار تھے۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے لئے جماعتِ احمدیہ کو قائم کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ از سرِ نو غلبۂ اسلام کی بنیاد رکھی۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی خورشید احمد صاحب شاد صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے بچوں میں خوش الحانی اور صحت لفظی کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور نظمیں پڑھنے کا شوق پیدا کرنے کے لئے انعامی مقابلہ کا اعلان کیا اور تحریک کی کہ مقامی احباب اپنے زیادہ سے زیادہ بچوں کو اس مقابلہ میں شریک کرنے اور اس کی تیاری کرانے کی کوشش کریں۔

اس کے بعد محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد تقریر کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ قرآن" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے پہلے رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کا تذکرہ فرمایا کہ آخری زمانہ میں جب اسلام ثریا پر چلا جائے گا اور قرآن کی حقیقت سے لوگ نا آشنا ہو جائیں گے تو حضرت سلمان فارسیؓ کی نسل میں سے ایک وجود کے ذریعے عظمتِ قرآن کو دوبارہ دنیا میں قائم کیا جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود باجود میں پوری ہوئی۔ چنانچہ آپ کی ساری زندگی خدمتِ قرآن کی کامیاب جدوجہد سے معمور نظر آتی ہے۔

اوائل عمر سے ہی کلام اللہ کا مطالعہ آپ کی روح کی غذا تھی۔ آپ نے قرآن مجید پر اعتراضات کے مسکت جواب دئے۔ مخالفین کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور قرآنی حقائق و معارف اور اس کے پوشیدہ روحانی کمالات و اسرار کو ایسے رنگ میں ظاہر فرمایا جس سے قرآن پاک پر زندہ ایمان اور کامل معرفت حاصل ہوتی ہے۔

فاضل مقرر نے اس سلسلے میں حضور علیہ السلام کے عارفانہ کلام میں سے متعدد اقتباس پڑھ کر سنائے جو حاضرینِ مجلس کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث ہوئے۔

آپ کی تقریر کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمتِ اسلام کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے مختصر مگر نہایت جامع اور موثر رنگ میں بتایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے دنیا زندہ خدا، زندہ رسولؐ، زندہ کتاب اور اسلام کے صحیح تصور سے آشنا ہوئی۔ آپ نے غلبۂ اسلام کی بشارت دی اور اسلام پر ہونے والے تمام جارحانہ حملوں کا تحدی سے اور ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ دشمنانِ اسلام کو ہر میدان میں شکست دی، تازہ بتازہ نشانات اور ناقابلِ تردید دلائل کے ساتھ اسلام کی صداقت کا اظہار فرمایا۔ قرآن کی روشنی میں مذاہبِ عالم کے درمیان حقیقی مفاہمت کی بنیاد رکھی، تزکیۂ نفوس کے ذریعے ایک ایسی روحانی جماعت قائم فرمائی جو دن رات اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ اور پھر نظامِ خلافت کو قائم کر کے اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور اس کی برکات کو جاری رکھنے کی مستقل بنیاد رکھی اب اسی کے ذریعے دنیا توحید پر قائم ہوگی اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے امتِ واحدہ بن جائیگی۔ انشاء اللہ

محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی تقریر کے بعد صدرِ جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے مختصر صدارتی تقریر میں حاضرینِ جلسہ کو توجہ دلائی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نمونے اور آپ کے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے اور ان کے اخلاقِ عالیہ کو اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ اس سلسلے میں آپ نے روحانی صفائی کے ساتھ جسمانی صفائی کا جو گہرا تعلق ہے اسے واضح کیا اور احباب کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے اپنے ماحول میں روحانی اور جسمانی صفائی کو اختیار اور رائج کرنے کی پوری کوشش کریں تاکہ ہم دوہرے ثواب کے مستحق ہو سکیں۔

بالآخر اجتماعی دعا کے بعد ساڑھے گیارہ بجے دوپہر یہ بابرکت جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

درخواستِ دعا

مکرم سیٹھی بشیر احمد صاحب آف جہلم کی اہلیہ محترمہ کے دائیں ہاتھ کے جوڑ کا آپریشن حال ہی میں ہوا ہے۔ احبابِ کرام سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر الدین محمود مربی سلسلہ احمدیہ جہلم)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہِ اپریل ۱۹۷۵ء ۲؍اپریل کو پوسٹ کیا جا چکا ہے جن خریداران کو نہ ملا ہو وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔ (مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس ۱۸ اپریل سے ۲ مئی ۱۹۷۵ء تک ہو رہی ہے۔ اس تربیتی کلاس میں تمام مجالس کی نمائندگی ضروری ہے۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)